بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

روزنامہ **الفضل** قادیان

الفضل بید اللّٰہ یؤتیہ من یشاء

ٹیلیفون نمبر ۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۲۸

ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر — یوم یکشنبہ

جلد ۳۱ | ۳۰ ماہ ہجرت ۱۳۲۲ ہش | ۲۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ | ۳۰ ماہ مئی ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۲۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ ہجرت ۱۳۲۲ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق صبح ۹ بجے کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کے بخار کی کیفیت کل یہ تھی صبح درجہ حرارت ۵ء۹۸ شام ۴ء۱۰۰ کچھ دیر بعد ۸ بجے کے قریب درجہ حرارت ۱۰۱ ہو گیا۔ کھانسی صبح کے وقت زیادہ۔ پھر دن میں کم رہی۔ پھر رات کے پہلے حصہ میں زیادہ رہی۔ رات کے دوسرے حصہ میں کم رہی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو بخار اور سر درد کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کیلئے دعا کریں

کل صبح ۸ بجے مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام اطفال احمدیہ کا امتحان لیا گیا جس میں قادیان کے اطفال کے علاوہ موضع ننگل اور ڈی جھنگلاں کے اطفال بھی شامل ہوئے۔ امتحان دینے والوں کی تعداد ۱۸۱ تھی۔ اس قدر اطفال اس سے پہلے شامل امتحان نہیں ہوئے۔ یہ خدا کے فضل سے نمایاں کامیابی ہے۔ کامیابی ... صاحب سابق خادم مسجد احمدیہ ... کی ... بیان کی گئی ...

دفتر الفضل قادیان ——— ۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ

اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ مصفّٰی غیب

اور

نجومیوں وغیرہ کی پیش گوئیاں

جنگ کے متعلق یورپ کے بعض مشہور نجومیوں کی قیاس آرائیوں کا گزشتہ پرچہ میں ذکر کیا جا چکا ہے۔ نجومیوں سے بھی زیادہ با اثر طبقہ سپر چولسٹوں کا ہے۔ جنہوں نے سپر چولزم نے یورپ میں ایک علیحدہ مذہب کی حیثیت اختیار کر رکھی ہے۔ ان لوگوں کی طرف سے جو پیشگوئیاں کی جاتی ہیں۔ وہ دراصل پیغام کہلاتے ہیں۔ جو ارواح عالم بالا سے بھیجتے ہیں۔ ایسے پیغامات واسطہ سے موصول ہونا بیان کئے جاتے ہیں۔ اور وہ مرد یا عورت جو سائل اور روح کے درمیان واسطہ ہو۔ اسے میڈیم کہا جاتا ہے۔ موجودہ جنگ سے قبل ان سپر چولسٹوں نے بڑی متواتر پیشگوئیاں اس بارہ میں کی تھیں۔ کہ جنگ بالکل نہ ہوگی ان لوگوں کے اخبار "ٹو ورلڈز" نے ۱۸۔ اگست ۱۹۳۹ء کے پرچہ میں لکھا تھا کہ سپر چولسٹوں کو اس امر کا یقین کامل ہے کہ کوئی عالمگیر جنگ نہ ہوگی۔ اور یہ بات گزشتہ بارہ مہینوں میں متواتر بیسیوں میڈیمز نے کہی ہے۔ چنانچہ اخبار کے اس پرچہ میں کئی پیغامات بھی درج کئے گئے تھے۔ ۲۵ اگست ۱۹۳۹ء کے پرچہ میں لارڈ نارتھ کلف کا یہ پیغام شائع کیا گیا۔ کہ عالم ارواح کی طرف سے اہل دنیا کو یہ پیغام دے دو۔ کہ کوئی بڑی جنگ نہ ہوگی۔ اسی قسم کے بیسیوں پیغام شائع کئے جاتے تھے

اور سپر چولسٹوں کی طرف سے بڑے زور کے ساتھ یہ یقین دلایا جا رہا تھا۔ کہ جنگ شروع ہو گئی۔ جنگ کے ... ان لوگوں کی جو کیفیت ہوئی۔ اس کا اندازہ اس تحریر سے ہو سکتا ہے۔ جو سپر چولسٹ نیشنل یونین کے پریذیڈنٹ نے ۱۵ ستمبر ۱۹۳۹ء کے پرچہ میں شائع کی۔ اس نے لکھا ہے۔ کہ مجھے ذاتی طور پر اور جیسا کہ میں سمجھتا ہوں ایک بہت بڑی تعداد کو بھی جنگ کا آغاز ایک بڑے صدمہ کا موجب ہے۔ ہم پہلے بہت سے کثرت سے اور ارواح کے پیغامات پر اعتماد کرتے ہوئے یہ امید رکھتے تھے۔ کہ جنگ نہیں ہوگی

اس کے بعد ۲۲ ستمبر کے پرچہ میں ایک اور سپر چولسٹ نے لکھا ہے۔ کہ جس حد تک پیشگوئیوں کا تعلق ہے تنقید کا جواب ہے۔ پیشگوئیاں یقیناً غلط نکلیں اور اگر آج جنگ بند بھی ہو جائے۔ تب بھی وہ غلط ہی رہیں گی۔ ۱۳۔ اکتوبر کے پرچہ میں افسروں کی سالانہ کانفرنس کی روئیداد درج کرتے ہوئے لکھا گیا۔ کہ میڈیم آخری لمحہ تک یہ پیغامات دیتے رہے۔ کہ جنگ نہیں ہوگی۔ لیکن جنگ شروع ہو گئی۔ اور بعض نے پیشگوئیوں کی تاویلات شروع کر دیں۔ چنانچہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۹ء کے پرچہ میں لکھا گیا کہ ارواح کا پیغام یہ نہ تھا۔ کہ جنگ نہیں ہوگی۔ بلکہ یہ تھا۔ کہ بڑی جنگ نہ ہوگی۔ اور ایک سرکردہ میڈیم نے صرف ہمارے ملک کے امن ہی

کے ہونے کے متعلق پیشگوئی کی تھی۔ چنانچہ انگلستان پر ایک بم بھی نہیں پڑا۔ لیکن واقعات نے بہت جلد ثابت کر دیا۔ کہ یہ سب باتیں بھی غلط تھیں اور کوئی تاویل بھی صحیح نہ ثابت ہو سکی۔ انگلستان بمباری سے جس حد تک محفوظ رہا۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اور آخر اپنی پیشگوئیوں کو اس طرح پے در پے غلط ثابت ہوتا دیکھ کر سپر چولسٹوں کے مشہور لیڈر مسٹر ... نے کہا کہ ہمیں اپنے پلیٹ فارم سے پیشگوئی کرنا بند کر دینا چاہئے۔ پیشگوئی اگرچہ ایک دلچسپ مشغلہ ہے لیکن جتنی جلدی سپر چولزم سے اس کا وجود غائب ہو جائے اتنا ہی بہتر ہے" (ٹو ورلڈز ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۴۰ء) مختصر یہ ہے۔ کہ یہ لوگ جس قدر زور و شور سے پیشگوئیاں کر رہے تھے۔ واقعات نے ان کے غلط ثابت ہونے پر ان کو اسی قدر ندامت اٹھانی پڑی۔ اور اس طرح ثابت ہو گیا کہ بعض اصول و قواعد کے ماتحت آئندہ زمانہ کے متعلق بعض قیاس آرائیاں کر لینا اور بات ہے اور عالم الغیب اور خبیر ہستی کے ساتھ تعلق پیدا ہونے کی وجہ سے اس کی طرف سے امور غیبیہ پر اطلاع پانا شے دیگر ہے۔ یہ لوگ جنگ کے نہ ہونے اور اس کے شروع ہو جانے کے بعد اس کے جلد از جلد ختم ہو جانے کا ڈھنڈورا بڑے زور سے پیٹتے رہے مگر جنگ نہ رکی۔ اور نہ ہی جلد ختم ہوئی۔ اور ہو بھی کیسے سکتی تھی۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کا ایک مامور و مرسل اس سے خبر پا کر یہ فرما چکا تھا "کہ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں

کو ویران پاتا ہوں۔ ۔ ۔ ۔ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷)

اس کے علاوہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو بھی اللہ تعالیٰ نے جنگ کے بارہ میں قبل از وقت خبریں دی تھیں اور ان کی بناء پر حضور نے دنیا کو اس امر سے آگاہ کر دیا کہ بڑی ہولناک تباہی دنیا پر آنے والی ہے۔ چنانچہ ۲۴ ستمبر ۱۹۳۹ء کو جبکہ یورپ کے اسٹرالوجر اور سپر چولسٹ یہ کہہ رہے تھے۔ کہ جنگ بہت جلد ختم ہو جائے گی۔ اور انگلستان کو کوئی تکلیف نہ پہنچے گی حضور نے اپنے خطبہ میں فرمایا۔ کہ ۱۵ سال ہوئے میں نے ایک رؤیا دیکھی۔ اور مجھے حیرت آتی ہے کہ وہ رؤیا کتنی واضح ہے جس کے پورا ہونے کے اب سامان ہوتے دکھائی دے رہے ہیں۔ وہ خواب ہے تو سخت خطرناک اور اس سے ظاہر بھی ہوتا ہے کہ دنیا میں بہت بڑی تباہی آنے والی ہے۔ مگر امید کی جھلک بھی دکھائی دیتی ہے" (الفضل ۶ اکتوبر ۱۹۳۹ء)

پھر ۱۹۴۳ء کی مجلس مشاورت کے موقع پر بھی حضور نے جو افتتاحی تقریر فرمائی۔ اس میں بھی اپنا ایک رؤیا بیان فرمایا۔ کہ میں نے دیکھا۔ کہ ہم ایک کشتی میں بیٹھے ہیں۔ اور سمندر بہت وسیع ہے۔ ایک طرف برطانی علاقہ ہے۔ اور سمندر کے دوسری طرف دشمن کا علاقہ ہے۔ ... میں یکدم شور اٹھا۔ اور گولہ باری کی آواز آنے لگی۔ اور اتنی کثرت سے گولہ باری ہوئی۔ کہ یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ ایک گولے اور دوسرے گولے کے چلنے میں کوئی فرق نہیں"

اس رؤیا کو بیان کر کے حضور نے فرمایا "خلاصہ کلام یہ کہ یہ لڑائی معمولی نہیں۔ اور اس کے اثرات بہت وسیع پیدا ہونگے۔ اور یہ سب خبریں جو اللہ تعالیٰ کی طرف

الفضل کے سائز میں عارضی تبدیلی

احباب کو معلوم ہے۔ کہ الفضل کا مستقل سائز ۲۰×۲۶ ہے لیکن جنگ کے حالات نے ہمیں کئی دفعہ سائز بدلنے پر مجبور کیا۔ اس وقت بھی مارکیٹ میں ۲۰×۲۶ سائز کا اخباری کاغذ بالکل ناپید ہے۔ لہذا ہمیں مجبوراً ۲۲×۱۸ سائز کا کاغذ خریدنا پڑا ہے۔ اس وجہ سے آئندہ چند دنوں تک الفضل اسی سائز پر چھپے گا۔ لیکن حجم میں زیادتی کردی جائے گی۔ خاکسار منیجر الفضل

قادیان میں تیسواں یوم وقار عمل

پرسوں ۲۷ ہجرت کو جماعت احمدیہ قادیان کے جملہ احباب نے اپنے پیارے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کے ماتحت کہ "ہاتھ سے کام کرنے کو جب میں کہتا ہوں۔ تو اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ وہ عام کام جن کو دنیا میں عام طور پر بُرا سمجھا جاتا ہے۔ ان کو بھی کرنے کی عادت ڈال جائے۔ مثلاً مٹی ڈھونا۔ ٹوکری اٹھانا کہی چلانا" مل کر اڑھائی گھنٹے اپنے ہاتھ سے کام کیا۔ اور باب الانوار سے قادر آباد جانے والی سڑک بنائی۔ ۵۵۰ فٹ لمبی سڑک پر قریباً ساڑھے تین ہزار مکعب فٹ مٹی ڈالی۔ جس کی اجرت قریباً ۱۲۵ روپے ہے

احباب خوشی خوشی محنت سے کام کر رہے تھے۔ وقار عمل کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ قومی اور ملی مفاد کا روح پرور نظارہ دیکھ کر طبیعت سرشار ہو رہی تھی۔ محلہ دارالرحمت اور دارالعلوم نے مقابلہ کیا۔ دارالرحمت نے ۱۵۰ مکعب فٹ مٹی زیادہ ڈالی۔ اور دارالعلوم کی صفائی زیادہ اچھی تھی۔ متواتر اڑھائی گھنٹے کام کرنے کے بعد ۱۰ بجے کام ختم ہوا۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے عہد دہرایا۔ اور دعا کے بعد یہ اجتماع ختم ہوا

خاکسار مہتمم وقار عمل

میاں محمد لطیف صاحب کے لئے درخواست دعا

احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ میرے لڑکے فلائیٹ لفٹیننٹ میاں محمد لطیف صاحب کے متعلق تاحال کوئی مزید اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ عزیز کی صحت و سلامتی اور بخیریت واپسی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ بہت سے احباب کی طرف سے بذریعہ خطوط اور تار عزیز کی خیریت کے متعلق دریافت کیا گیا ہے **فجزاھم اللہ احسن الجزاء**۔ عزیز کے متعلق جب کوئی مزید اطلاع ملی۔ تو احباب کو بذریعہ الفضل اطلاع دے دی جائے گی۔ خاکسار محمد شریف۔ ای۔ اے سی ریٹائرڈ

ضروری تصحیح

الفضل ۲۹ مئی صفحہ ۳ کالم ۳ سطر ۳ کے الفاظ "گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی اب نبی قرار دیتے ہیں" کے بعد "مگر مصری صاحب ہر ایک نبی کو" کے الفاظ سہو کتابت سے رہ گئے ہیں۔ جس سے عبارت بے معنی ہو گئی ہے۔ قارئین الفضل اصلاح فرمالیں۔ قاضی محمد نذیر لائلپوری

درخواست ہائے دعا

شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لاہور نہایت مخلص اور تندہی سے جماعت کا کام کرنے والے نوجوان ہیں۔ ان کے متعلق اندازہ ہے۔ کہ وہ جماعت کے کام کے لئے

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۲۵ مئی تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ذریعہ بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔ اللھم زدفزد

229	Ayesha Gold Coast West Africa	247	Abdul Rahim Africa
230	Fatima "	248	Fatima "
231	Hawa "	249	Ayesha "
232	Suleman "	250	Ibrahim "
233	Hadijah "	251	Hassan "
234	Abdul Hamid "	252	Nurud Din "
235	Yahya "	253	Easa "
236	Hajera "	254	Hussain "
237	Ibrahim "	255	Khadija "
238	Ahmad "	256	Habeeba "
239	Habeeba "	257	Asiata "
240	Habeeba "	258	Usman "
241	Amina "	259	Maryam "
242	Sakana "	260	Abdur Rahim "
243	Maryam "	261	Salamuddeen "
244	Hajera "	262	Nuh "
245	Kareemah "	263	Malik "
246	Abbas "	264	Sakeena "

لاہور کے کالجوں میں داخل ہونیوالے احمدی طلبا

احمدیہ ہوسٹل لاہور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے احمدی طلباء کی تربیت کے لئے جاری کیا ہوا ہے۔ جہاں باقاعدہ پانچوں نمازوں کا باجماعت انتظام ہے۔ خدا کے فضل سے طلباء باقاعدگی سے نمازوں میں حاضر ہوتے ہیں۔ درس قرآن مجید باقاعدہ ہوتا ہے۔ ترجمہ قرآن پڑھانے کا سلسلہ بھی شروع ہے۔ خدام الاحمدیہ کے ماتحت وقار عمل بھی منایا جاتا ہے۔ الغرض ہر قسم کے تربیتی پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے طلبا کو ٹریننگ دی جاتی ہے۔ تا نوجوان آئندہ زندگی میں جماعت کے لئے ایک مفید ترین وجود ثابت ہوں۔

جو احباب اپنے لڑکوں کو لاہور کے کسی بھی کالج میں داخل کرائیں۔ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ انہیں احمدیہ ہوسٹل میں داخل کرائیں۔ دوسرے ہوسٹلوں کی فضاء اکثر گندہ اور مسموم ہوتی ہے۔ احمدیہ ہوسٹل میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد بھی رہتے ہیں۔

خاکسار محمود احمد سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل (قائد مجلس خدام الاحمدیہ) ۳۲ ڈیوس روڈ۔ لاہور

مکیال اور میزان میں دیانتداری ضروری ہے

اسلام نے ہر شعبۂ زندگی کے لئے ایسے قوانین وضع فرمائے ہیں۔ کہ اگر ان کے مطابق عمل کیا جائے۔ تو یقیناً انسان کو امن و اطمینان کی زندگی حاصل ہو جاتی ہے آج کل فصل تیار ہو کر بازار میں آ رہی ہے اس لئے ضروری ہے۔ کہ مکیال اور میزان یعنی پیمانہ اور تول کے متعلق اسلامی ہدایت کا کچھ ذکر کر دیا جائے۔

اسلام پیمانہ اور تول میں دیانتداری کی راہ اختیار کرنے کی بہت تاکید کرتا ہے اور جو لوگ اس کی خلاف ورزی کرتے ہیں ان کے لئے سخت وعید مذکور ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ہے۔ ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون واذا کالوھم او وزنوھم یخسرون الا یظن اولٰئک انھم مبعوثون۔ لیوم عظیم۔ یوم یقوم الناس لرب العالمین (التطفیف پ ۳۰) کہ ایسے لوگوں کے لئے جو پیمانہ اور تول میں کمی کرتے ہیں۔ خدا کی طرف سے تباہی اور ہلاکت ہے۔ ان لوگوں کا طریق یہ ہے کہ جب لوگوں سے سودا کرتے ہیں۔ تو پورا ماپ اور پورا پیمانہ لیتے ہیں۔ اور جب دینے کی باری آتی ہے۔ تو پیمانہ اور تول میں کمی کرتے ہیں۔ کیا انہیں یقین نہیں۔ کہ وہ بھی بڑے دن یعنی قیامت کبریٰ کو اٹھائے جائیں گے۔ اور رب العالمین کے حضور باقی لوگوں کی طرح پیش کئے جائیں گے۔

یہ آیات بتاتی ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں سے سخت ناراض ہے۔ جو بیع و شراء میں اس کے قانون کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اور دیانتداری کو چھوڑتے ہیں لیتے ہیں۔ تو پورا تول اور پورا پیمانہ لیتے ہیں۔ مگر دیتے ہیں۔ تو کم دیتے ہیں۔ اور لوگوں کو نقصان پہونچاتے ہیں۔ قرآن کریم کے اس بیان سے یہ بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ ایسے لوگوں کو یقین نہیں۔ کہ وہ خدا کے حضور مجرموں کی طرح پیش کئے جائیں گے اگر وہ سچے مسلمان ہوتے۔ اور خدا کی موجودہ باتوں پر یقین رکھتے۔ تو کبھی ایسا نہ کرتے۔ مگر چونکہ ان کا ایمان پختہ نہیں۔ اور نہ ان باتوں پر یقین ہے۔ اس لئے خدا کی نافرمانی کے کام کرتے ہیں۔

بعض لوگوں کے متعلق سننے میں آیا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے کاروبار چلانے کے لئے دو قسم کے بٹے رکھے ہیں۔ جب چیز لیتے جاتے ہیں۔ تو اس وقت بٹے اور لے جاتے ہیں۔ اور جب دینے کی باری آتی ہے۔ تو اور بٹے استعمال کرتے ہیں۔ ایک شخص کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس نے دو بٹے رکھے تھے۔ زیادہ تولنے والے بٹے کا نام سبحان اللہ رکھا تھا۔ اور کم تولنے والے بٹے کا نام لاحول ولا قوۃ۔ اور نوکر کو سمجھا رکھا تھا۔ کہ ان دونوں بٹوں میں فرق یاد رکھے۔ وہ اپنا کاروبار یوں چلاتا تھا۔ کہ اگر کوئی چیز دینے کے لئے آیا۔ تو نوکر سے کہتا۔ بٹہ لاؤ۔ نوکر دریافت کرتا۔ حضور کونسا بٹہ۔ تو بڑی حیرانی سے کہتا۔ سبحان اللہ کیا دو قسم کے بٹے ہیں۔ مالک کے اس کہنے پر نوکر سمجھ جاتا تھا۔ کہ سبحان اللہ والا بٹہ مطلوب ہے جس سے زیادہ تول تولا جاتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص کوئی چیز خریدنے آیا۔ تو نوکر سے کہتا۔ کہ بٹہ لاؤ۔ نوکر پوچھتا۔ کہ حضور کونسا بٹہ۔ تو تعجب اور حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہتا۔ لاحول ولا قوۃ۔ کیا دو قسم کے بٹے ہیں۔ لاحول پڑھنے سے نوکر سمجھ جاتا۔ کہ لاحول والا بٹہ مراد ہے۔ اس طرح مالک سبحان اللہ اور لاحول ولا قوۃ پڑھ کر بائع اور مشتری کو دھوکا دیتا۔ اور دونوں کو خوب لوٹتا تھا۔

غرض جب انسانی اخلاق بگڑ جاتے ہیں اور بنی نوع سے کوئی ہمدردی باقی نہیں رہتی۔ تو ایسے ایسے ناجائز افعال کو جائز قرار دے لیا جاتا ہے۔ اور خدا کی شریعت کی کوئی پروا نہیں کی جاتی۔ موجودہ وقت میں بھی ایسے کام ہوتے ہیں۔ اور ایک تاجر دوسرے تاجر کا خوب واقف ہے۔ اور وہ جانتا ہے۔ کہ ناجائز کارروائیاں ہوتی ہیں۔ مگر وہ بہت بڑا پارسا بن جاتا ہے۔ اور چشم پوشی دکھاتا ہے تاکہ کل کو اگر وہ خود ان افعال کا ارتکاب کرے۔ تو اس پر بھی یہ کرم فرمائی ہو۔ اور چشم پوشی دکھائی جائے۔

قرآن کریم سے ثابت ہے۔ کہ حضرت شعیبؑ کی قوم میں بھی یہ مرض تھا۔ اور انہوں نے اپنی قوم کو یہ ہدایت کی تھی۔ ویٰقوم اوفوا المکیال والمیزان بالقسط ولا تبخسوا الناس اشیاءھم (ہود پ ۱۲) کہ اے لوگو! ماپ تو انصاف سے پورے ماپ سے دو۔ اور اگر تولو۔ تو انصاف سے تول کر دو۔ اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو۔ اس ہدایت پر قوم کے لوگوں کی طرف سے حضرت شعیب سے ٹھٹھا اور استہزا کیا گیا۔ اور اپنی اصلاح کرنے کے لئے وہ لوگ تیار نہ ہوئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ خدائی گرفت میں آ کر تباہ کر دیئے گئے۔ اور ایسے ملیامیٹ ہوئے۔ کہ قرآن ان کا ان الفاظ میں نقشہ کھینچتا ہے۔ کان لم یغنوا فیھا۔ کہ گویا وہ اس سرزمین میں آباد ہی نہ تھے۔ ربنا لا تجعلنا مع القوم الظالمین۔

قرآن کریم کا یہ بیان ایک سچے مسلم کے لئے بہت بڑی ہدایت کا موجب ہو سکتا ہے۔ جو سمجھتا ہے۔ کہ قرآن خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ اور بندوں کی ہدایت کے لئے اتارا گیا ہے۔ لیکن وہ شخص جو خیال کرتا ہے۔ کہ قرآنی قصے بطور حکایات عن الواقعہ ہیں۔ اور ان سے ہدایت کرنا مقصود نہیں۔ وہ کوئی نصیحت حاصل نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی اپنی اصلاح کی طرف توجہ دے سکتا ہے۔

خاکسار۔ قمر الدین۔ مولوی فاضل قادیان۔

مبلغ فلسطین کی اہلیہ محترمہ کی وفات پر مقامی احمدیوں کا تعزیت نامہ

مکرم مولوی محمد شریف صاحب مبلغ فلسطین کی اہلیہ محترمہ فضل بیگم صاحبہ کی افسوسناک وفات پر مقامی احمدیوں کی طرف سے پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ حیفا کی طرف سے مرحومہ کے بھائی فضل محمد صاحب کے نام ایک تعزیت نامہ بزبان عربی موصول ہوا ہے جس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔ (ایڈیٹر)

برادرم محترم فضل محمد صاحب احمدی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

۲۲ صفر مطابق ۲۷ مارچ ۱۹۴۳ء بروز شنبہ بعد دوپہر محترمہ فضل بیگم صاحبہ اہلیہ جناب مولوی محمد شریف صاحب وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی عمر بیس سال سے کچھ اوپر تھی۔ اور یہ سارا عرصہ مرحومہ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت میں بسر کیا۔ اپنے پیچھے مرحومہ نے تین چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے ہیں۔ فلسطین کے تمام احمدیوں کے دلوں پر اس حادثہ کا بہت اثر ہے۔ کیونکہ مرحومہ کے نیک اخلاق کے باعث وہ سب انہیں عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

آج سے قریباً ساڑھے چار برس پیشتر مرحومہ اپنے خاوند کی معیت میں تبلیغ دین کی خاطر بلاد عربیہ میں آئی تھیں۔ انہوں نے اس عرصہ میں اپنے فرض کو پورے اخلاص اور وفاداری کے ساتھ نبھایا۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف بلایا۔ تو خوشی سے اس دعوت کو قبول کیا۔

مرحومہ کو سب سے چھوٹے بچے کی ولادت کے بعد ایسا مرض لاحق ہوا۔ جس نے انہیں ایک مہینہ سے زیادہ مہلت نہ دی۔ پس وہ اپنے وطن سے دور اپنے فرض کو ادا کرتی ہوئی شہید ہو گئیں۔ مرحومہ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حکم کو کہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ تبلیغ دین اور اشاعت احمدیت کے لئے جائیں۔ خوشی سے منظور کیا۔

اور عرب مستورات میں دین اسلام کے پھیلانے
اور انہیں اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی ترغیب دینے کی کوشش کی۔ مرحومہ کے اس عمل کا اثر عرب احمدی مستورات پر نہایت اچھا ہے۔ مرحومہ ام عبدالرشید نیکی اور تقوے میں ایک مثال تھیں۔ احمدی اور غیر احمدی عورتیں جنہوں نے انہیں قریب سے دیکھا۔ وہ ان کے تقوے اور دینی واقفیت کی مداح ہیں۔ یہاں تک کہ مرحومہ نے اس مختصر مدت میں عربی زبان کو اچھی طرح سیکھ لیا تھا۔ تاکہ عرب عورتوں میں تبلیغ کرنے کی سہولت پیدا ہو۔ مرحومہ نے راستہ اور سفر کی سخت تکالیف برداشت کرتے ہوئے ہندوستان سے شام و فلسطین کا سفر اختیار کیا۔ جو کسی سیاحت اور سیر کی خاطر نہ تھا۔ بلکہ اعلائے کلمۃ اللہ اور اشاعت اسلام کی خاطر تھا۔ پس اے مرحومہ اب تو شام کے پہاڑوں میں جو بحیرۂ روم پر اونچے اونچے بلند کھڑے ہیں۔ تاکہ تجھے سمندر کی متلاطم موجیں اور جبل کرمل کی خوشگوار ہوا مانوس کرتی رہے۔

اے محترمہ فضل بیگم! تجھ سے فلسطین اور خصوصاً کبابیر والوں نے مشفقانہ سلوک کیا۔ اور وہ تیرے بعد مرد اور عورتیں تیرے بچوں کے ساتھ شفقانہ سلوک کر رہے ہیں۔ پس تو اب مسیح ناصری علیہ السلام کے وطن میں کرمل کے درختوں کے سایہ میں آرام کر۔

اں اے ہمارے مبلغ مولانا محمد شریف صاحب آپ کی یہ مصیبت ہم سب احمدیوں کی مصیبت ہے۔ آپ کا اس موقعہ پر صبر و استقلال بزرگ لوگوں کے اسوہ کے مطابق ہے۔ کہ جب ان پر مصائب آتے تھے۔ تو وہ انا للہ کہنے کے بعد صبر و شکر سے کام لیتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پس سنت نبوی کے مطابق ہم آپ کی فلسطین کی جماعت احمدیہ کے نام پر تعزیت کرتے ہیں۔ آپ کی مرحومہ بیوی کی یہ قبر ہمارے درمیان ہمیشہ قربانی۔ جہاد اور شاندار اخلاص کی مثال رہے گی۔ موت ایک یقینی امر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے سپرد معاملات کو کرنا بہترین طریق ہے۔ ٭٭

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے جوابات پر ایک نظر

(۱) مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے ۲۳ اپریل ۱۹۴۲ء کے اہلحدیث میں وہ حدیث درج کی تھی۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عبداللہ بن ابی منافق کا جنازہ پڑھنے کا ذکر ہے۔ اس حدیث میں آیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس وقت کہا یا رسول اللہ تصلی علیہ، وقد نھاک ربک ان تصلی علیہ کہ اے اللہ کے رسول آپ اس منافق کا جنازہ پڑھتے ہیں، حالانکہ خدا تعالیٰ نے آپ کو اس سے منع فرمادیا ہوا ہے۔ اس حدیث میں یہ بھی وارد ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جواب دیا۔ انما خیرنی اللہ فقال استغفر لھم اولا تستغفر لھم ان تستغفر لھم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لھم۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس کا اختیار دیتے ہوئے کہا ہے کہ تم ان کے لئے مغفرت مانگو یا نہ مانگو۔ اگر ستر مرتبہ بھی مغفرت مانگو گے۔ تو خدا ان منافقوں کو نہیں بخشے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں ستر مرتبہ سے زیادہ اس کے لئے بخشش مانگوں گا۔ راوی کہتا ہے اس پر لا تصل علیٰ احد منھم مات کی آیت نازل ہوئی۔ جس میں نے الفضل ۱۸ مئی میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے دریافت کیا تھا کہ کیا آیت استغفر لھم اولا تستغفر لھم الخ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو واقعی منافق کے جنازہ کا اختیار دیا گیا تھا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا منافق کے جنازہ کی نہی کا خیال غلط تھا۔ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اجتہاد غلط تھا۔ تو کیا لا تصل علیٰ احد منھم مات کی آیت نے پہلا دیا ہوا اختیار سلب کر لیا۔ اور یہ اختیار اس آیت سے منسوخ ہو گیا۔ اگر منسوخ نہیں ہوا۔ تو کیا اس آیت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجتہادی غلطی کو واضح فرمایا ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اہلحدیث ۱۲ مئی میں میرے سوالات کا جواب دینے کی طرف توجہ کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وحی کا مفہوم سمجھنے میں غلطی نہیں لگی۔ البتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فہم میں غلطی واقع ہوئی۔ اسی لئے دوسری آیت میں لا تصل علیٰ احد منھم کہہ کر منع فرمادیا۔ رہا نسخ کا سوال سو یہ بھی وارد نہیں ہوتا۔ کیونکہ نسخ کا محل جملہ انشائیہ ہوتا ہے خبریہ نہیں۔"

اس جواب کو پڑھ کر مولوی ثناء اللہ صاحب کی سمجھ پر تعجب آتا ہے۔ اگر بقول مولوی ثناء اللہ صاحب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فہم میں غلطی واقع ہوئی کہ انہوں نے آیت زیر بحث سے اختیار نہیں بلکہ یہ سمجھ لیا۔ کہ اس کے ذریعہ منافق کا جنازہ پڑھنے سے منع کر دیا گیا ہے۔ تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ لا تصل علیٰ احد منھم مات نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کس غلطی کو نکالا۔ لا تصل علیٰ احد منھم الخ میں تو منافق کے جنازہ سے منع کیا گیا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ خدا تعالیٰ نے منافق کے جنازہ سے منع فرما چکا ہوا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اختیار سمجھتے ہوئے منافق کا جنازہ پڑھ دیا۔ اس پر منافق کا جنازہ پڑھنے سے منع کر دیا گیا۔ تو یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خیال کی تائید ہوئی نہ ان کی غلطی ہی۔ پس رجوع کی گئی۔ نسخ کے متعلق مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں۔ "رہا نسخ کا سوال سو یہ بھی وارد نہیں ہوتا۔ کیونکہ نسخ کا محل جملہ انشائیہ ہوتا ہے خبریہ نہیں۔"

مولوی ثناء اللہ صاحب کے اس کلام کا مفہوم یہ ہوا کہ منافق کا جنازہ پڑھنے کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جو اختیار حاصل تھا۔ اور صحیح طور پر حاصل تھا۔ وہ منسوخ نہیں ہوا۔ گویا لا تصل علیٰ احد منھم مات کی آیت کے نزول پر بھی ان کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو منافق کے جنازہ پڑھنے کا اختیار پہلے کی طرح ہی حاصل رہا۔ کیونکہ وہ لکھتے ہیں۔ نسخ کا سوال یہاں وارد نہیں ہوتا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر اس آیت کے ذریعہ منافق کا جنازہ پڑھنے کا اختیار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے لے نہیں لیا گیا تو پھر اس آیت کا مفہوم کیا ہوا۔ ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آیت ان تستغفر لھم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لھم سے منافق کے جنازہ کا اختیار سمجھنے کے متعلق اجتہادی غلطی نہیں کھائی تو آیت لا تصل علیٰ احد منھم مات کے ذریعہ اس صورت میں اس اختیار کو منسوخ ماننا پڑے گا۔ کیونکہ اس آیت میں صاف لفظوں میں منافق کے جنازہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو روک دیا گیا ہے۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب کی عجیب دماغی کیفیت ہے۔ کہ وہ اس آیت میں دیئے گئے اختیار کے لا تصل علیٰ احد منھم مات سے نسخ کے بھی قائل نہیں اور منافق کے جنازہ کے اختیار کے خیال کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اجتہادی غلطی ماننے کے لئے بھی تیار نہیں۔ گویا وہ دو کشتیوں پر سوار ہیں۔ جو مخالف سمتوں کو جا رہی ہوں۔

افسوس مولوی صاحب موصوف جملوں کی بناوٹ میں الجھ کر رہ گئے ہیں۔ حالانکہ اگر ان جواب کے پیش نظر آیت ان تستغفر لھم سبعین مرۃ کے جملہ میں اقتضاء النص منافق کے جنازہ کا اختیار ہے۔ جیسے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس نص کا اقتضاء منافق کے جنازہ پڑھنے کا اختیار رکھنا تسلیم فرمایا۔ تو اس اقتضا کے لحاظ سے انہیں آیت میں انشاء کا مفہوم تسلیم کرنا پڑے گا۔ پس اب یا تو وہ نسخ تسلیم کرلیں۔ یا پھر اختیار کے خیال کو نص کا مقتضیٰ قرار دینا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اجتہادی غلطی پر محمول قرار دیں۔ دو کشتیوں پر سوار ہو کر وہ پار اترنے کی توقع نہ رکھیں۔

(۲) مولوی ثناء اللہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اہل زمانہ کی گمراہی کو بصورت اعتراض پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"منہاج نبوت تو یہ ہے کہ نبی کی زندگی میں رشد و ہدایت اعلیٰ پیمانہ پر ہوتی ہے اس کے بعد تنزل شروع ہو جاتا ہے حدیث کے الفاظ میں ثم یفشو الکذب ہمارے دعوے کی تائید کرتا ہے۔" (اہلحدیث ۲۲ مئی ۱۹۴۲ء)

مولوی صاحب! بے شک نبی کی زندگی میں رشد و ہدایت اعلیٰ پیمانہ پر ہوتی ہے۔ مگر کیا اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ جن لوگوں کی طرف نبی مبعوث ہوا ہے۔ وہ سب کے سب یا ان کی اکثریت نبی کی زندگی میں ہی رشد و ہدایت پا جاتی ہے اگر نہیں تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر منہاج نبوت کے لحاظ سے انہیں اعتراض کرنے کا کیا حق ہے۔ جس طرح انبیاء کی ترقی تدریجاً ہوتی ہے۔ ایسے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ تدریجاً ترقی دے رہا ہے۔

٭٭ اللہ تعالیٰ آپ کے اجر میں اضافہ کرے۔ خاکسار آپ کا بھائی رشدی البسطی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حیفا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس ترقی کے کمال کیلئے تین صدیاں بتائی ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں۔ یہ بات محض دفع الوقتی کیلئے ہے۔ ثم یفشوا الکذب کی حدیث کے الفاظ کاٹ چھانٹ کر پیش کرکے وہ خود حقیقت کو چھپا رہے ہیں حالانکہ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وفات پاتے ہی مسلمان روبہ تنزل ہو جائیں گے۔ بلکہ اس فقرہ سے پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تین قرنوں کا ذکر فرمایا ہے اور انہیں خیر القرون یعنی رشد و ہدایت کی قرون قرار دیا ہے۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے دانستہ اس بات کا ذکر نہیں کیا۔ کیونکہ یہ امر ان کے مدعا کے خلاف تھا۔

بس ہم کہتے ہیں۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ سچ فرمایا ہے۔ کہ ساتواں ہزار ہدایت کا ہے۔ کیونکہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہدایت کی تخم ریزی کی گئی ہے۔ اور یہ ہدایت ثلاثہ قرون میں منہاج نبوت کے مطابق اپنے کمال کو پہنچے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ کوئی نہیں جو خدا تعالیٰ کے اس ارادہ ازلی کو روک سکے۔ یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم ویابی اللہ الا ان یتم نورہ۔ الخ

مولوی ثناء اللہ صاحب مسلمانوں کے زوال کو پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ آج ہر طرف سے اسلام اور اہل اسلام پر مرثیے پڑھے جاتے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ

گر مسلمانی ہمیں است کہ ایشاں دارند
وائے گر پس امروز بود فردائے

بیشک مسلمان کہلانے والوں کی حالت ایسی ہی ہے۔ مگر وہ بھی کیسے بدقسمت ہیں کہ جو شخص انہیں قومی حیات دینے کیلئے خدا کی طرف سے مبعوث کیا گیا ہے۔ اسکے جھنڈے تلے آنے سے وہ متنفر ہیں۔ اور پھر اس راستباز پر معترض ہیں کہ تمہارے آنے کے بعد چونکہ ہم سب لوگوں کے گند دور نہیں ہوئے اسلئے تم اپنے دعویٰ میں سچے نہیں۔ خدا کے بندو۔ جب تم خود اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہ کرو اور اللہ تعالیٰ نے جو اس کیلئے سامان مہیا کیا ہے۔ اسکی قدر نہ کرو تو تمہیں رشد و ہدایت کیسے ملسکتی ہے۔ اگر ان یہودیوں کی ناپاکی کی وجہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر انکے گمراہ رہنے کی ذمہ داری عائد نہیں کیجا سکتی۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے وہ افراد جو منکرین مسیح موعود بن کر مثیل یہود بن چکے ہیں۔ انکی گمراہی کی ذمہ داری حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کیسے ڈالی جاسکتی ہے۔ پس مولوی ثناء اللہ صاحب منہاج نبوت کو سامنے رکھیں۔ تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کوئی ایسا اعتراض کرنے کا حق نہیں رکھتے۔

(خاکسار قاضی محمد نذیر لائل پوری مبلغ سلسلہ احمدیہ)

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

لنڈن ۲۷ مئی۔ روم ریڈیو نے یہ اعلان کیا ہے کہ لینن گراڈ سے بحیرۂ اسود تک اسی لاکھ سپاہی جمع ہیں۔ روس اور جرمنی کی جانب سے دو سو ڈویژن جنگ میں کود نے کے لئے تیار کھڑے ہیں۔

جرمنوں نے دھوئیں کی آڑ میں دریائے ڈونیٹز کو عبور کرنے کی کوشش کی مگر ان کا یہ حملہ پسپا کر دیا گیا۔

چنگکنگ ۲۷ مئی۔ چینی ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ دریائے ینگسی کے جنوبی کنارے پر جاپانی حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے می چانگ اور تنگ ٹانگ کی طرف زبردست حملے شروع کر دئے گئے ہیں۔ اس جوابی کارروائی سے دشمن کا بھاری نقصان ہو رہا ہے۔ چینی فوج نے تنگ ٹانگ کے محاذ پر کئی اہم مقامات واپس لے لئے ہیں۔ اور جاپانیوں کو مار بھگایا ہے۔

میڈرڈ ۲۷ مئی۔ جنرل فرانکو نے یہ اعلان کیا ہے کہ اس جنگ میں کسی ملک کی بھی جیت نہیں ہوگی۔ بلکہ مختلف ملکوں میں کوئی نہ کوئی صلح کی صورت نکل آئے گی۔

لنڈن ۲۸ مئی۔ آسٹریلیا کے وزیر جنگ نے ایک بیان میں انکشاف کیا ہے کہ نیوگنی کے شمال میں ٹیمور سے لیکر رابول تک کے جزائر میں جاپانیوں نے کئی سو ہوائی جہاز اور اڑھائی لاکھ فوج جمع کر لی ہے۔ جاپانیوں نے ان جزائر میں ساٹھ نئے اڈے تعمیر کرلئے ہیں۔ اور ان پر جاپانی ہوائی جہاز منتظر کھڑے ہیں۔

واشنگٹن ۲۸ مئی۔ یورپ پر اتحادی حملہ کے خطرہ کے پیش نظر محوری زبردست تیاریاں کر رہے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں نازی نیوز ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ بحر اوقیانوس کے ساحل کے ساتھ ساتھ جو حفاظتی دیوار تعمیر کی جارہی ہے وہ اب دو سو کیلو میٹر لمبی ہے۔ یعنی چین کی بڑی دیوار سے بھی زیادہ لمبی ہے۔

نیویارک ۲۸ مئی۔ ٹوکیو ریڈیو پر بیان کیا گیا ہے کہ مسٹر ٹوٹوسان ہوم منسٹر کو منسٹر آف ... مقرر کیا گیا ہے۔ اعلانچی نے مزید کہا کہ جاپانیوں کو اس وقت نازک صورت حالات کا سامنا ہے۔

واشنگٹن ۲۸ مئی۔ ربڑ کے کارخانوں میں اس وقت جو سٹرائیک ہے۔ مسٹر روزویلٹ نے اس کے متعلق کہا۔ کہ مزدوروں کا یہ اقدام ناقابل معافی ہے۔ بحری اور بری فوجوں کے کمانڈر انچیف کی حیثیت سے میں حکم دیتا ہوں کہ پکٹنگ بند کر دی جائے۔ اور ہڑتالی مزدور فوراً اپنے کام پر چلے جائیں۔ اگر یہ سٹرائیک ۳۰ مئی کی دوپہر تک ختم نہ ہوئی۔ تو گورنمنٹ قومی حقوق کی حفاظت کیلئے مناسب اقدام کرے گی۔

پھگواڑہ ۲۸ مئی۔ گندم کے نرخ میں پچھلے دنوں حیرت انگیز اضافہ ہو رہا تھا۔ اب پھر کم ہو رہا ہے اور آج ۹/۶/- روپیہ فی من ہے۔ امید ہے کہ چند روز تک نرخ اور بھی گر جائیں گے۔

سرہند ۲۸ مئی۔ پنجاب کی منڈیوں میں گندم کے نرخ گر جانے سے ریاستی منڈیوں پر بھی اثر ہوا ہے اور نرخ دو روپے من گر گیا ہے۔ اب گندم کا نرخ آٹھ روپے فی من ہے۔

لاہور ۲۸ مئی۔ جناب منور خان صاحب ساغر اکبر آبادی (علیگ) آج انتقال کر گئے۔ ان کی عمر اسی برس سے بھی اوپر تھی۔ گزشتہ نصف صدی سے لاہور کے اخبار میں کام کر رہے تھے۔

لنڈن ۲۸ مئی۔ یہ طے ہو چکا ہے کہ مسٹر چرچل، پریسیڈنٹ روزویلٹ اور کامریڈ سٹالن کے درمیان ایک کانفرنس ہو۔ صرف کانفرنس کے محل وقوع اور وقت کا تعین باقی رہ گیا ہے۔

بمبئی ۲۸ مئی۔ مسٹر جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے گورنمنٹ کے اس اعلان کے متعلق ایک بیان دیا ہے۔ جس میں ان کے نام مسٹر گاندھی کی ایک چٹھی کا ذکر تھا۔ مسٹر جناح نے کہا کہ چونکہ مسٹر گاندھی نے اس چٹھی میں صرف ملاقات کی خواہش ظاہر کی ہے۔ اور اپنی گزشتہ پالیسی کو تبدیل کرنے یا لیگ کے مطالبہ پاکستان کو منظور کرنے کا کوئی ذکر نہیں۔ اسلئے میں اس خط کو مسٹر گاندھی کی صرف ایک سیاسی چال قرار دیتا ہوں۔ جس سے وہ لیگ کو گورنمنٹ سے لڑانا چاہتے ہیں۔ اگر گاندھی جی کانگرس کی اگست والی قرارداد کو واپس لینے اور لیگ کے مطالبہ کو منظور کرنے کا اپنے خط میں ذکر کرتے۔ تو یقیناً گورنمنٹ اس خط کو ہرگز نہ روکتی۔

لنڈن ۲۸ مئی۔ انگریزی طیاروں نے امریکہ کے علاقہ بریسن کے شہر پر پھر حملہ کیا۔ دشمن کے مختلف ٹھکانوں پر حملے کئے گئے ۲۴ ہوائی جہاز واپس نہیں آئے۔ کرپ کا مشہور کارخانہ اسی شہر میں ہے۔

لنڈن ۲۸ مئی۔ اٹلی کے علاقہ سارڈینیا اور پینٹی لیریا پر بھی انگریزی بمباروں نے حملے کئے۔ دشمن کے جو جہاز مقابل پر آئے۔ ان میں سے ۱۳ کو گرا لیا گیا۔

ماسکو ۲۸ مئی۔ کوبان کے علاقہ میں زور شور سے جنگ جاری ہے۔ جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ اس محاذ پر روسیوں کی چھ ڈویژن فوج نے زور شور سے حملہ کیا ہے مگر ماسکو سے اس کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ ماسکو کے اعلان میں صرف اس قدر کہا گیا ہے کہ روسی ہوائی جہازوں نے جرمنوں کے رسد اور کمک کے راستوں پر بمباری کی۔

لنڈن ۲۸ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکی طیاروں نے نیوگنی کی جاپانی چھاؤنی "...." پر تیس ٹن بم برسائے۔ ان میں سے بعض بم دو دو ہزار پونڈ کے تھے۔

لاہور ۲۸ مئی۔ میجر شوکت حیات خانصاحب وزیر پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ شمال مغربی اٹک کے مسلم حلقہ سے پنجاب اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے ہیں۔ آپکو ۳۱۲۶ ووٹ زیادہ ملے ہیں۔ آپکو کل ووٹ ۸۲۶۹ ملے۔ اور آپکے مدمقابل کپتان محمد اکرم خان کو ۵۰۹۳

انقرہ ۲۹ مئی۔ ترکی نیشنل اسمبلی نے دفاعی امور کے لئے چودہ کروڑ پچاس لاکھ روپے کا بجٹ پاس کیا ہے۔

مالٹا ۲۹ مئی۔ مالٹا کے گورنر نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ دشمن نے ہم پر جو حملے کئے تھے اب ان کا جواب دینے کا وقت آ گیا ہے۔ ہم جنگل کے شیر کی طرح اسے وار کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔

لنڈن ۲۹ مئی۔ برلن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ کوبان کے علاقہ میں روسیوں نے جرمن مورچہ پر زور و شور سے حملہ کر دیا ہے مگر ماسکو سے اس اطلاع کی تصدیق نہیں ہوئی۔ ماسکو سے صرف اسی قدر اطلاع ملی ہے۔ کہ روسی جرمنوں کے رسد اور کمک لانے والے علاقوں پر ہوائی حملے کرتے رہے۔ نوو روسسک کے علاقہ میں ایک ہوائی جھڑپ ہوئی۔ جس میں روسیوں نے جرمنی کے ۴۵ ہوائی جہاز گرا دئے۔ روسیوں کے ۲۶ ہوائی جہاز کام آئے۔

پونا ۲۹ مئی۔ آج مسٹر ساورکر صدر آل انڈیا